الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء والمحدثین

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول الله ﷺ إنما الأعمال بالنيات

صحیح بخاری

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

صحیح بخاری

جلد سوم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئو ناتھ بھنجن، یوپی

١٩٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟- وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ : ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)). [راجع: ١٩٤٢]

(۱۹۴۳) (دوسری سند امام بخاری نے کہا کہ) اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' انہیں امام مالک نے خبر دی' انہیں ہشام بن عروہ نے' انہیں ان کے والد نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی میں سفر میں روزہ رکھوں؟ وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے افطار کر۔

تشریح اس مسئلہ میں سلف کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا سفر میں اگر روزہ رکھے گا تو اس سے فرض روزہ ادا نہ ہو گا پھر قضا کرنا چاہئے اور جمہور علماء جیسے امام مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنا سفر میں افضل ہے اگر طاقت ہو اور کوئی تکلیف نہ ہو اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور اوزاعی اور اسحاق اور اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ بعض نے کہا دونوں برابر ہیں روزہ رکھے یا افطار کرے' بعض نے کہا جو زیادہ آسان ہو وہی افضل ہے (وحیدی) حافظ ابن حجر نے اس امر کی تصریح فرمائی ہے کہ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نفل روزوں کے بارے میں نہیں بلکہ رمضان شریف کے فرض روزوں کے ہی بارے دریافت کیا تھا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هى رخصة من الله فمن اخذ بها فحسن و من احب ان يصوم فلا جناح عليه (فتح الباری) یعنی آنحضرت ﷺ نے اس کو جواب دیا کہ یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے جو اسے قبول کرے پس وہ بہتر ہے اور جو روزہ رکھنا ہی پسند کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت علامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ رخصت واجب ہی کے مقابلہ پر بولا جاتا ہے اس سے بھی زیادہ صراحت کے ساتھ ابوداؤد اور حاکم کی روایت میں موجود ہے کہ اس نے کہا تھا میں سفر میں رہتا ہوں اور ماہ رمضان حالت سفر ہی میں میرے سامنے آ جاتا ہے اس سوال کے جواب میں ایسا فرمایا جو مذکور ہوا۔

٣٤- بَابُ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

باب جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے

١٩٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ، حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ)). قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ: وَالْكَدِيْدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ.

(۱۹۴۴) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' کہا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہیں ابن شہاب نے' انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا۔ ابو عبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ایک تالاب ہے۔

[أطرافه في : ١٩٤٨، ٢٩٥٣، ٤٢٧٥، ٤٢٧٦، ٤٢٧٧، ٤٢٧٨، ٤٢٧٩].

تشریح: امام بخاری نے یہ باب لا کر اس روایت کا ضعف بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کسی شخص پر رمضان کا چاند حالت اقامت میں آ جائے تو پھر وہ سفر میں افطار نہیں کر سکتا' جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قول مطلق ہے ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ﴾ (البقرۃ: ۱۸۴) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کدید میں پہنچ کر پھر روزہ نہیں رکھا حالانکہ آپ دسویں رمضان کو مدینہ سے روانہ ہوئے تھے اب اگر کوئی شخص اقامت میں روزہ کی نیت کر لے پھر دن کو کسی وقت سفر میں نکلے تو اس کو روزہ کھول ڈالنا درست ہے یا پورا کرنا چاہئے اس میں اختلاف ہے مگر ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ روزہ افطار کرنے کو درست جانتے ہیں اور مزنی نے اس کے لئے اس حدیث سے حجت لی حالانکہ اس حدیث میں اس کی کوئی حجت نہیں کیونکہ کدید مدینہ سے کئی منزل پر ہے (وحیدی)

١٩٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ، إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ)).

(۱۹۴۵) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا' ان سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بیان کیا' ان سے اسماعیل بن عبیداللہ نے بیان کیا اور ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے۔ دن انتہائی گرم تھا۔ گرمی کا یہ عالم کہ گرمی کی سختی سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ لیتے تھے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔

معلوم ہوا کہ اگر شروع سفر رمضان میں کوئی مسافر روزہ بھی رکھ لے اور آگے چل کر اس کو تکلیف معلوم ہو تو وہ بلا تردد روزہ ترک کر سکتا ہے۔

٢٦- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ))

باب نبی کریم ﷺ کا فرمانا اس شخص کے لیے جس پر شدت گرمی کی وجہ سے سایہ کر دیا گیا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے

١٩٤٦- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ

(۱۹۴۶) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے بیان کیا' کہا کہ میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے سنا اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (غزوۂ فتح) میں تھے آپ نے دیکھا کہ ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر

فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)).

رکھا ہے' آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے' آپؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں ہے۔

تشریح اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو سفر میں افطار ضروری سمجھتے ہیں۔ مخالفین یہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہی ہے جب سفر میں روزے سے تکلیف ہوتی ہو اس صورت میں تو بالاتفاق افطار افضل ہے۔

٣٧- بَابُ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالإِفْطَارِ

باب نبی کریم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم (سفر میں) روزہ رکھتے یا نہ رکھتے وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے

١٩٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ)).

(١٩٤٧) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' کہا ہم سے امام مالک نے' ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے بے روزہ ہوتے) لیکن روزہ دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزے دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے۔

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے اور یہ بھی کہ سفر میں کوئی روزہ نہ رکھے تو رکھنے والوں کو اجازت نہیں ہے کہ وہ اس پر زبان طعن دراز کریں۔ وہ شرعی رخصت پر عمل کر رہا ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں وہ اسے شرعی رخصت سے روک سکے اور ہر شرعی رخصت کے لئے یہ بطور اصول کے ہے۔

٣٨- بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

باب سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر ڈالنا

١٩٤٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ : قَدْ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ

(١٩٤٨) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے' ان سے منصور نے' ان سے مجاہد نے' ان سے طاؤس نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ فتح میں) مدینہ سے مکہ کے لئے سفر شروع کیا تو آپؐ روزے سے تھے' جب آپ عسفان پہنچے تو پانی منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ سے (منہ تک) اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپؐ نے روزہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ مکہ پہنچے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی اور نہیں بھی رکھا۔ اس لئے جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ

أَفْطَرَ)). [راجع: ١٩٤٤]

رکھے۔

یہ اصحاب فتویٰ و قیادت کے لئے ہے کہ ان کا عمل دیکھ کر لوگوں کو مسئلہ معلوم ہو جائے اور پھر وہ بھی اس کے مطابق عمل کریں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے دکھلایا۔ سفر میں روزہ رکھنا نہ رکھنا یہ خود مسافر کے اپنے حالات پر موقوف ہے۔ شارع علیہ السلام نے ہر دو عمل کے لئے اسے مختار بنایا ہے' طاؤس بن کیسان فارسی الاصل خولانی ہمدانی یمانی ہیں۔ ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے زہری جیسے اجلہ روایت کرتے ہیں۔ علم و عمل میں بہت اونچے تھے' مکہ شریف میں ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و اجمعین۔

٣٩- بَابٌ ﴿ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ ﴾ [البقرة: ١٨٤]

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ: نَسَخَتْهَا ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، يُرِيْدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ، وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [البقرة: ١٨٥].

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ ((نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيْقُهُ، وَرُخِّصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ، فَنَسَخَتْهَا ﴿وَأَنْ تَصُوْمُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ فَأُمِرُوا بِالصَّوْمِ)).

باب سورۂ بقرہ کی اس آیت کا بیان ﴿ وعلى الذين يطيقونه ﴾ الاية

ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے کہا کہ اس آیت کو اس کے بعد والی آیت نے منسوخ کر دیا جو یہ ہے "رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا لوگوں کے لئے ہدایت بن کر اور راہ یابی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے روشن دلائل کے ساتھ! پس جو شخص بھی تم میں سے اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو اس کو چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی بعد میں پوری کرنی چاہئے' اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی اس بات پر بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم احسان مانو' ابن نمیر نے کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا' ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا' ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا اور ان سے آنحضرت ﷺ کے صحابہ ؓ نے بیان کیا کہ رمضان میں (جب روزے کا حکم) نازل ہوا تو بہت سے لوگوں پر بڑا دشوار گذرا' چنانچہ بہت سے لوگ جو روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا سکتے تھے انہوں نے روزے چھوڑ دیئے حالانکہ ان میں روزے رکھنے کی طاقت تھی' بات یہ تھی کہ انہیں اس کی اجازت بھی دے دی گئی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ پھر اس اجازت کو دوسری آیت و ان تصوموا الخ یعنی "تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم روزے رکھو" نے منسوخ کر دیا اور اس طرح لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم ہو گیا۔